25668
٢/٢ 18/11/2019

جناب مولانا صاحب

اسلام علیکم

سوال ①: عرض یہ ہے کہ میری شادی 2 ماہ پہلے ہوئی
اور اب پتہ چلا کہ اس لڑکی کے پیٹ میں پہلے سے
6 ماہ کا بچہ ہے لہذا کیا یہ میرا نکاح جائز ہوا
یا نہیں ② میں اب اس لڑکی کو طلاق دیتا ہوں تو کیا
مجھے حق مہر کی رقم (150,000) ڈیڑھ لاکھ ادا کرنی ہوگی یا نہیں
کیونکہ میں اس مسئلے سے لا علم تھا براہ مہربانی
مجھے اس مسئلے کا حل بتائیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ لڑکی پہلے
سے شادی شدہ نہیں تھی۔ یہ بھی واضح رہے کہ
بیوی کے ساتھ ہم بستری بھی ہو چکی ہے۔
شکریہ

دار الافتاء
فتوی نمبر ٢٦/٢٢٤٧

نام: محمد عرفان

فون نمبر: 0314-9387825

پتہ: کورنگی کراسنگ اللہ والا ٹاؤن
پلاٹ نمبر 61، سیکٹر 31-A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

ا۔۔۔صورت مسؤلہ میں مذکورہ لڑکی اگر غیر شادی شدہ ہے اور آپ کے ساتھ شرعی گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہوا ہے تو یہ نکاح فی نفسہ منعقد ہوگیا، البتہ جب تک بچے کی ولادت نہ ہوجائے، اس وقت تک آپ کے لئے اس کے ساتھ حقوقِ زوجیت ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٣/ ٤٨)

(و) صح نكاح (حبلى من زنى لا) حبلى (من غيره) أي الزنى

قوله: وصــح نكاح حبلى من زنى) أي عندهما. وقال أبو يوســف لا يصــح والفتوى على قولهما، كما في القهستاني عن المحيط.

النتف في الفتاوى للسغدي (١/ ٢٦٢)

الحبلى من الزنا واما الحبلى من الزنا فانه يحل نكاحها ولا يحل وطؤها حتى تضع حملها

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (١/ ٣٢٩)

(و) صـــح نكاح (حبلى من زنا) عند الطرفين وعليه الفتوى لدخولها تحت النص وفيه إشعار بأنه لو نكح الزاني فإنه جائز بالإجماع (خلافا لأبي يوسف) قياســا على الحبلى من غيره (ولا توطأ) الحبلى من الزنا أي يحرم الوطء، وكذا دواعيه

٢۔۔۔صورتِ مسؤلہ میں اگر آپ طلاق دیدینگے تو طے شدہ پورا مہر ادا کرنا لازم ہوگا، البتہ اگر آپ طلاق نہ دیں بلکہ لڑکی کے ساتھ خلع کا معاملہ کریں، یعنی مہر کی معافی کے عوض اُسے طلاق دیں، اور لڑکی اس پر راضی ہوجائے، تو آپ کے ذمہ مہر کی ادائیگی لازم نہ رہے گی۔

درر الحكام شرح غرر الأحكام (١/ ٣٤١)

(و) وجب (الأكثر إن سمى) أي الأكثر(عند الوطء) متعلق بـالوجوب (أو الخلوة الصحيحة) وسيأتي بيانها (أو موت أحدهما) فإنه أيضا مؤكد للمهر

اللباب في شرح الكتاب (٣/ ١٥)

ومن سمى مهراً عشرةً فما زاد فعليه المسمى إن دخل بها أو مات عنها،

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٣/ ١٠٢)

(وتجب) العشـــرة (إن سماها أو دونها و) يجب (الأكثر منها إن سمى) الأكثر ويتأكد (عند وطء أو خلوة صـــحت) من الزوج (أو موت أحدهما) أو تزوج ثانيا في العدة (قوله ويتأكد) أي الواجب من العشـرة لو الأكثر وأفاد أن المهر

دار الافتاء

وجب بنفس العقد لكن مع احتمال سقوطه بردتها أو تقبيلها ابنه أو تنصفه بطلاقها قبل الدخول، وإنما يتأكد لزوم تمامه بالوطء ونحوه---------------------------------والله سبحانه وتعالى اعلم

زاہد اللہ
زاہد اللہ وزیرستانی غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۳۰/ربیع الاول/۱۴۴۱ھ
28/نومبر/2019ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۳۰/ربیع الاول/۱۴۴۱ھ
28/نومبر/2019ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۹/۳/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی عنہ
۲۹/۳/۱۴۴۱ھ